

3799 - گھروالوں سے شادہ#1740#; خف#1740#; ہ رکھنا اورانہ#1740#; راض#1740#; کرنے کے ل#1740#; دوبرہ شادہ#1740#; کرنا

سوال

میری عمر اٹھائیس برس ہے اوردس برس سے ایک لڑکی سے محبت کر رہا ہوں ، میں اس محبت کا اپنے والدین سے بھی ذکر کیا اوران سے کہا کہ اس کا رشتہ میرے لیے مانگ لیں ، لیکن انہوں نے بالکل انکار کر دیا کیونکہ ان کے اصول ہم سے مختلف ہیں ، میں نے تقریباً آٹھ برس تک کوشش کی کہ میرے گھر والے مان جائیں لیکن مجھے محسوس ہوتا ہے کہ وہ نہیں مانیں گے ۔

میں یہ فیصلہ نہیں کر سکا کہ اپنے گھروالوں کو راضی رکھوں یا پھر لڑکی سے شادی کر لوں ، اور بالآخر میں نے نو ماہ قبل اس لڑکی سے اس کے والدین کی موجودگی میں شادی کر لی لیکن اپنے گھروالوں کو نہیں بتایا کہ میں شادی کر چکا ہوں ، کچھ عرصہ بعد ان کے نظریات میں تبدیلی پیدا ہوئی اور اچانک وہ اس لڑکی کو پسند کرنے لگے اور انہیں علم بھی نہیں کہ میں تو اس سے شادی کر چکا ہوں اور اب وہ یہ چاہتے ہیں کہ میں اس لڑکی سے شادی کر لوں ، لیکن انہیں یہ علم نہیں کہ ہم تو عرصہ سے شادی شدہ ہیں ۔

میں انہیں اپنی شادی کے بارہ میں بتانا چاہتا اس لیے کہ میرے والد صاحب دل کے مریض ہیں مجھے علم نہیں کہ انہیں یہ خبر کیسی لگے اور وہ برداشت کر سکیں گے یا نہیں ، اب میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا یہ ممکن ہے کہ اپنی شادی کو خفیہ رکھتے ہوئے دوبارہ اپنی بیوی سے شادی کر لوں ؟
آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس پر کچھ روشنی ڈالیں اللہ تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم کی ہدایت نصیب فرمائے ۔

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

الحمد لله

اسلامی طریقہ یہ ہے کہ جب میسر ہو تو نکاح کا اعلان کیا جائے - یعنی اس میں دف کا استعمال کیا جائے - تاکہ زنا سے اس کی تمیز ہوسکے کیونکہ زناہی ایک ایسا امر ہے جو غالباً خفیہ طریقہ سے ہوتا ہے ، اور جب عقد نکاح میں شروط شرعیہ اور نکاح کے ارکان پائے جائیں تو وہ نکاح صحیح ہوگا چاہے اس میں لڑکے کے گھر والے رضامند نہ بھی ہوں ۔

اور کفو کے مسئلہ میں تو صرف دین ہے جب دینی طور وہ مناسب ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی اسے قرآن مجید میں بیان

کیا ہے اس لیے ممکن ہے کہ مسلمان مرد کتابی عورت اور مسلمان عورت سے شادی کر لے لیکن اس میں شرط ہے کہ وہ عفت و عصمت کی مالکہ ہونی چاہیے ۔

اور مسلمان مرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ مشرکہ اور زانیہ عورت سے شادی کرے ، بلکہ اسے دین والی تلاش کرنے کی حرص کرنی چاہیے ، اور مسلمان عورت کے لیے مسلمان مرد کے علاوہ کسی اور سے شادی کرنا جائز نہیں ، اور نہ ہی اہل کتاب کے مرد اس کے کفو میں شامل ہے بلکہ مسلمان عورت کو چاہیے کہ وہ ایک اچھے اور بہتر اخلاق کے مسلمان کو تلاش کرے ۔

سوال میں بیان کی گئی حالت میں یہ کہنا ممکن ہے کہ :

اول : جب والد خاوند سے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا مطالبہ کرے تو اسے بیوی کو طلاق دینا واجب نہیں ۔

دوم : والد کا بیٹے پر ایک عظیم حق ہے اور گھر والوں کے ساتھ احسان اور حسن سلوک کرنا واجب ہے ، جب والد دل کا مریض ہو تو اور بھی زیادہ حسن سلوک کرنا چاہیے اس لیے بہتر تو یہ ہے کہ یہ شادی والد کے علم میں نہیں آئی چاہیے ، یہ بعید ہے کہ اس کا موقف بدل چکا ہو کیونکہ اس کا موقف طبقاتی نظریات پر مبنی ہے اور بڑی عمر کے لوگوں میں تبدیلی اور قناعت مشکل ہی ہوتی ہے ۔

سوم : آپ کے لیے یہ ضروری ہے کہ آپ اپنے گھر والوں کے آخری موقف کی تصدیق کر لیں اور اس لڑکی سے ان کی رضامندی کہاں تک ہے ، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ انہوں نے کسی سے یہ سن لیا ہو کہ اس لڑکی نے شادی کر لی ہے ، اور اب وہ آپ کو راضی کرنا چاہتے ہوں کیونکہ ان کے گمان میں یہ ہو کہ اس لڑکی نے آپ کے علاوہ کسی اور سے شادی کر لی ہے ۔

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ انہوں نے اس کی آپ سے شادی کے بارہ میں سنا ہو اور اس کا علم وہ آپ کے ذریعہ کرنا چاہتے ہوں ، جب آپ ان کے موقف کی تصدیق کر لیں تو پھر اس میں کوئی مانع نہیں کہ آپ ان سے اس لڑکی کے ساتھ شادی کرنے کی اجازت لیں اور اسی اپنے والد سے بھی اگر وہ اجازت دے دیں تو یہی آپ کی منشا ہے ، اور اگر وہ آپ کو اجازت نہ دیں تو پھر آپ اسی حالت میں رہیں جس پر پہلے ہیں تا کہ ان کے علم میں آنے سے جو کچھ خاوندانی فساد پیدا ہوگا اس سے بچے رہیں گے ۔

اور عقد نکاح دوبارہ کرنے کے بارہ میں ہم نے فضیلۃ الشیخ مفتی عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا تو ان کا جواب تھا :

(ہم ان کے جواب کا خلاصہ پیش کرتے ہیں)

پہلے عقد میں جب مکمل شرائط موجود ہوں اور نکاح کے موانع میں سے بھی کوئی مانع نہ پایا جائے تو وہ عقد نکاح صحیح ہے ، تو پھر عقد نکاح دوبارہ نہیں کرنا چاہیے تا کہ اسے کھیل تماشہ نہ بنایا جاسکے ، اور آپ کو چاہیے کہ آپ ہر وسیلہ اور طریقہ سے اپنے گھروالوں راضی کرنے کی کوشش کریں اور انہیں بتائیں کہ معاملہ مناسب طریقہ سے حل ہو چکا ہے ۔

اور اگر آپ کو والد کی زندگی سے حقیقی طور خدشہ ہو تو پھر ضرورت کو دیکھتے ہوئے عقد نکاح دوبارہ بھی ہو سکتا ہے ۔

واللہ اعلم .